سوال

میں نے آٹھ ماہ قبل ایک غیر ملکی بااخلاق اور دین والے ڈاکٹر شخص سے شادی کی لیکن میری تعلیم صرف انٹرٹک ہے یعنی میں اس سے کم تعلیم یافتہ ہوں، مجھے مشکل یہ درپیش ہے کہ میرا خاوند ہر وقت مجھ پر تکبر کرتا ہے، وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس نے مجھے فقر و تنگ دستی سے باہر نکالا ہے حالانکہ میرے خاندان کی مالی الحمد للہ بہت بہتر اور اچھی ہے، ہماری ازدواجی زندگی مشکلات سے بھری ہوئی ہے لیکن الحمد للہ ہم سوچ سمجھ کر چل رہے تھے، لیکن ڈیڑھ ماہ سے میں اپنے میکے میں ہوں کیونکہ اس نے میرے ساتھ بہت سے برے طریقہ اور اسلوب سے کلام کی اور کہنے لگا میں توفلاں ڈاکٹر ہوں اس وجہ سے میں نے اپنے والد کو فون کیا اور میرے اصرار کے بعد وہ مجھے لینے آئے، حالانکہ میں نے خاوند کو کہا کہ میں اپنے والد کو فون کرونگی تو وہ کہنے لگا: جاؤ چلی جاؤ، یہ کہہ کر وہ گھر سے نکل گیا، میں نے آنے سے پہلے تین گھنٹے اسکا انتظار کیا لیکن وہ نہ آیا اس دن سے آج تک اس نے میرے بارہ میں دریافت بھی نہیں، اور نہ ہی مجھے ٹیلی فون کیا ہے حتی کہ میری ساس اور سسر نے بھی مجھ سے بالکل بات نہیں کی، میں طلاق لینا چاہتی ہوں، تو کیا مجھے باقی مانندہ مہر لینے کا حق حاصل ہے، اور گھر میں جو میرا سامان ہے اس کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

کسی بھی عورت کے لیے بغیر شرعی عذر کے طلاق طلب کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ سنن ابو داود اور ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں درج ذیل حدیث مروی ہے:

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس عورت نے بھی بغیر کسی ضرورت و تنگی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

الباس: کا معنی شدت و تنگی اور ایسا سبب جس کی بنا پر طلاق طلب کی جا سکتی ہو

طلاق طلب کرنے کے مباح عذر میں خاوند کی سوء معاشرت یعنی برا سلوک اور نان و نفقہ یعنی اخراجات نہ دینا، اور بیوی کی رضامندی کے بغیر بیوی سے چھ ماہ سے زائد دور رہنا، اور بیوی کا اپنے خاوند کو ناپسند کرنا کہ بیوی کے لیے خاوند کے ساتھ رہنا مشکل ہو جائے، یا اسے خدشہ ہو کہ یہ چیز اسے خاوند کی نافرمانی پر ابھارے گی اور اس طرح وہ خاوند کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی برتنے لگے گی

صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی:

"اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس کے نہ تو اخلاق میں کوئی عیب لگاتی ہوں، اور نہ ہی اس کے دین، لیکن میں اسلام میں ناشکری اور کفر کو پسند نہیں کرتی

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا تم اسے اس کا باغ واپس کرتی ہو؟

وہ کہنے لگی :جی ہاں میں واپس کرتی ہوں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : باغ قبول کرلو اور اسے ایک طلاق دے دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4867).

ثابت بن قیس کی بیوی کا یہ کہنا :

"لیکن میں اسلام میں کفر وناشکری کو ناپسند کرتی ہوں"

یعنی میں یہ پسند نہیں کرتی کہ کوئی ایسا عمل کر بیٹھوں جو اسلامی احکام کے منافی ہو یعنی خاوند کی نافرمانی ہو جائے، یا پھر خاوند سے بغض رکھوں یا اس کے حقوق کی ادائیگی نہ کر سکوں

دیکھیں :فتح الباری (400/9).

خاوند اور بیوی کو یہ ادراک ہونا چاہیے کہ ازدواجی زندگی میں بعض اوقات ایسی چیزیں آجاتی ہیں جو پسند نہیں ہوتیں اور کئی ایک ایسے موڑ آتے ہیں جو بہت مشکل ہوتے ہیں جنہیں طلاق کی بجائے باہمی محبت وبات چیت اور افہام و تفہیم سے سلجھایا جاسکتا ہے، اسی طرح رشتہ داروں کو بھی چاہیے کہ وہ خاوند اور بیوی میں صلح کرانے کی کوشش کریں اور ان دونوں میں اختلافات کے اسباب کو ختم کرنے کی سعی کریں تا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان پر بھی عمل کر سکیں :

فرمان باری تعالی ہے :

اور اگر ان دونوں کے مابین اختلاف کا خدشہ رکھو تو ایک خاوند کے خاندان سے اور ایک بیوی کے خاندان سے صلح کرانے والے مقرر کرو، اگر وہ اصلاح کرنا چاہیں تو اللہ ان کو توفیق دے گا یقیناً اللہ تعالی علم والا خبر رکھنے والا ہے النساء (35).

دوم :

اگر کوئی ایسا سبب پایا جائے جو طلاق کو مباح کرتا ہو اور خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو بیوی باقی ماندہ مہر کی حقدار ٹھرے گی

رہا گھریلو سامان تو جو چیز بیوی کی ملکیت تھی اور وہ اس نے اپنے خاوند کو ہبہ نہیں اور نہ ہی اسے تحفتاً دی ہے تو وہ بیوی کی ملکیت ہے جب چاہے وہ لے سکتی ہے

اور جو چیز خاوند کی ملکیت تھی لیکن وہ اس نے بیوی کے مہر کا حصہ بنا دی ہو تو وہ چیز بھی بیوی کی ملکیت ہے طلاق ہونے کی صورت میں وہ چیز بیوی کو حاصل ہوگی

سوم :

جب خاوند بیوی کو طلاق دینے سے انکار کردے، اور کوئی ایسا ضرر نہ پایا جاتا ہو جو خاوند کو طلاق دینے کا تقاضا رکھتا ہو، تو پھر اس حالت میں بیوی کے سامنے یہی حل ہے کہ وہ خاوند سے خلع حاصل کر لے جیسا کہ ثابت بن قیس کی بیوی کے واقعہ والی حدیث میں بیان ہو چکا ہے

اور اس وقت خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ بیوی کے لیے شرط رکھے کہ وہ اپنے سارے یا کچھ مہر سے دستبردار ہو جائے

مزید آپ سوال نمبر (26247) اور (1859) کے جوابات کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

144016